بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

حکومت سے مطالبات منوانے یا کسی حادثہ پر اظہار غیظ وغضب کیلئے آجکل سڑکوں پر دھرنا دینے کا جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے یہ بہت سے مفاسد اور حرام کاموں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

شریعت نے دوسروں کو ایذاء سے بچانے کا بہت اہتمام کیا ہے اور اس کے لئے بعض اوقات ایسے افعال کو بھی برداشت کیا ہے جو عام حالات میں ناپسند ہوتے ہیں، مثلاً مسجد میں نماز جنازہ عام حالات میں مکروہ ہے، مسجد سے باہر کسی میدان میں پڑھنے کا حکم ہے، لیکن اگر مسجد سے باہر میدان نہ ہو اور راستے میں پڑھنے کی نوبت آئے تو حکم ہے کہ راستے میں پڑھنے کے بجائے مسجد میں پڑھ لیا جائے، تاکہ چلنے والوں کو پریشانی نہ ہو۔ حالانکہ نماز جنازہ میں بہت مختصر وقت خرچ ہوتا ہے، لیکن شریعت نے اتنی دیر کیلئے بھی راستے کی رکاوٹ اور لوگوں کی پریشانی برداشت نہیں کی۔

حدیث شریف میں راستے سے تکلیف دہ چیز اٹھانے کو ایمان کا شعبہ قرار دیا، اور راستے میں گندگی ڈالنے کو موجب لعنت قرار دیا، کیونکہ یہ لوگوں کیلئے ایذاء رسانی کا باعث ہے، جبکہ آجکل کے دھرنے سراسر ایذاء رسانی کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بسا اوقات ٹریفک جام ہوجاتا ہے، جام ٹریفک میں پھنسے ہوئے سواریوں میں بیٹھے شریف اور مہذب شہریوں کو غنڈے اور اوباش قسم کے لڑکے گن پوائنٹ پر لوٹ لیتے ہیں، خواتین کے زیورات نوچ لئے جاتے ہیں۔ بعض مرتبہ مریض علاج کو ترس ترس کر رخصت ہوجاتے ہیں، ہسپتالوں میں بہت سے ضروری آپریشن رہ جاتے ہیں۔

یہ تمام باتیں ان دھرنوں کا تقریباً لازمی حصہ بن کر رہ گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام امور شرعاً ناجائز اور حرام ہیں، اور جو چیز ان حرام اور ناجائز کاموں کا لازمی سبب بنے وہ بھی ناجائز ہوگی۔

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتقوا اللعانين قالوا وما اللعانان يا رسول الله قال الذي يتخلى في طريق الناس أو في ظلهم. (رواه مسلم)

وقيدوا بقولهم ولم يواجه الطريق لأن الصلاة في الطريق أي في طريق العامة مكروهة وعلله في المحيط بما يفيد أنها كراهة تحريم بقوله لأن فيه منع الناس عن المرور والطريق حق الناس أعد للمرور فيه فلا يجوز شغله بما ليس له حق الشغل. (البحر الرائق ج۲ ص ۳۲)

واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۴/ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ
۱۱/ستمبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
۱۴۳۴/۱۱/۸

الجواب صحیح
عفا اللہ عنہ
۱۴۳۴/۱۱/۹ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۴۲/۱۵۰۹
۱۴۳۴/۱۱/۹
۲۰۱۳/۹/۱۶

مفتی

مفتی